www.emarsiya.com

(۱)

جنگِ آزادی کو بھولے سے بغاوت نہ کہو ۔:۔ عینِ رحمت کو خدا کیلئے زحمت نہ کہو
روزِ روشن کی حقیقت کو کہاوت نہ کہو ۔:۔ جوہرِ صبر کو گھٹتی ہوئی طاقت نہ کہو

جھوٹ کا بوجھ سنبھالے نہ سنبھل پائے گا
جس نے یہ آگ لگائی ہے وہ جل جائے گا

(۲)

ہر نفس کا یہ تقاضہ ہے کہ آزاد رہے ۔:۔ اپنے ماحول میں مل جل کے رہے شاد رہے
ظلم باقی رہے دنیا میں نہ بیداد رہے ۔:۔ ابنِ آدم کو شرافت کا سبق یاد رہے

راہزن کوئی بنے اور نہ قزاق بنے
حسنِ اخلاق وہ ہو نازشِ آفاق بنے

(۳)

عزمِ آزادی کو فطرت کا عطیہ کہئے ۔:۔ عزمِ آزادی کو احساس کی دنیا کہئے
عزمِ آزادی کو تخلیق کا منشا کہئے ۔:۔ عزمِ آزادی کو جینے کا سلیقہ کہئے

عزم کے دائرے میں یادِ خدا رہتی ہے
عزم جس دل میں ہے اس دل میں وفا رہتی ہے

(۴)

کب یہ افسانہ ہے اک زندہ حقیقت ہے وفا ۔:۔ جوہرِ صبر ہے تنویرِ جلالت ہے وفا
اختیارات کی منزل میں قناعت ہے وفا ۔:۔ صبر و ایثار کے قرآن کی آیت ہے وفا

ایک ہی جلوے سے یہ ساری فضا ہے روشن
قصرِ ایماں میں فقط شمعِ وفا ہے روشن

www.emarsiya.com

(۵)

ہم وفادار ہیں، ہم جانتے ہیں کیا ہے وفا — غم و آلام کی منزل میں اجالا ہے وفا
بے سہاروں کیلئے ایک سہارا ہے وفا — مالکِ دہر سے قربت کا وسیلہ ہے وفا
جادۂ حق کے لئے رہبرِ منزل ہے یہی
زیست اور موت کے اقدار میں شامل ہے یہی

(۶)

پنجۂ ظلم سے انساں کو چھڑاتی ہے وفا — دل میں سوئے ہوئے جذبوں کو جگاتی ہے وفا
درسِ احساس و عمل یاد دلاتی ہے وفا — حوصلہ اور مصائب میں بڑھاتی ہے وفا
وار سب ظلم و تعدی کے اُچٹ جاتے ہیں
تاج گر جاتے ہیں اور تخت اُلٹ جاتے ہیں

(۷)

کہیں لفظوں سے بنائی گئی تصویرِ وفا — کیا مفسّر نے لکھی ہے کوئی تفسیرِ وفا
کس کی آنکھوں کے مقدر میں ہے تنویرِ وفا — پوچھو بیمارِ محبت ہی سے تاثیرِ وفا
مرضِ عشق کی شدت میں یہ کام آتی ہے
ایک پیغامِ حیاتِ ابدی لاتی ہے

(۸)

حسن کے اعجازِ وفا فکر نے پہلو بدلا — نگہِ شوق نے میداں کی فضا کو دیکھا
خشک ہونٹوں پہ مچلنے لگی ساحل کی ہوا — یادِ عباسؑ کی آئی جو ہوا ذکرِ وفا
دل کی آنکھوں نے کبھی نقشِ قدم کو دیکھا
کبھی قامت کو کبھی شانۂ علم کو دیکھا

www.emarsiya.com

(٩)

کیسے نظروں میں سمائے نہ ہاشم کا قمر — جسکی پیشانی پہ رہتا ہے سدا نورِ سحر
جسکے چہرے کو تکا کرتی ہے تاروں کی نظر — نام سے جسکے نمایاں ہے جلالت کا اثر
نازِ تخلیق ہے تخلیق کا معیار ہے یہ
حسن کا عشق کا دونوں کا علمدار ہے یہ

(١٠)

کہاں عباسؑ کے اوصاف کہاں میری زباں — انکے اندازِ شجاعت پہ بشر ہے حیراں
کبھی جعفرؑ کا نشاں ہے کبھی حیدرؑ کا نشاں — اک اشارے سے بدل دیتا ہے تقدیر جہاں
یہ ہے اعزاز کہ دلبند کہا ہے اس کو
فاطمہ زہراؑ نے فرزند کہا ہے اس کو

(١١)

جب نکلتا تھا محلے سے یہ بازاروں میں — کھلبلی سی نظر آتی تھی گنہگاروں میں
پڑ گئی تھی دراڑیں کئی دیواروں میں — گفتگو ہوتی تھی رہ رہ کے ریاکاروں میں
لئے ہمراہ شجاعت کی جوانی آیا
دیکھا حیدرِ کرار کا ثانی آیا

(١٢)

حیدری شانِ شجاعت کا جوہر ہے عباسؑ — صورت و سیرتِ حیدرؑ کا ہے مظہر عباسؑ
مردِ میدان ہے وغا کا ہے غضنفر عباسؑ — دلبرِ فاطمہ زہراؑ کا ہے دلبر عباسؑ
صبر کے سانچے میں تلوار کو ڈھالا جس نے
اک نیا ڈھنگ شجاعت کا نکالا جس نے

www.emarsiya.com

(۱۳)

بنی ہاشم کا قمر حسن کا اک ماہِ تمام مہ و انجم بھی اسے کرتے ہیں جھک جھک کے سلام
غنچے کھل اٹھتے ہیں جس وقت یہ کرتا ہے کلام جس کی سانسوں سے معطر ہے بہاروں کا نظام

کچھ عجب کیفیتِ شمس و قمر ہوتی ہے
گھر سے نکلے تو مدینے میں سحر ہوتی ہے

(۱۴)

پاک پاکیزہ فضاؤں میں لڑکپن گذرا زیرِ نگرانیِ حسنین پلا اور بڑھا
رابطہ زینبؑ و کلثومؑ کی الفت سے رہا کتنے معصوموں کی آغوش میں پروان چڑھا

گرمیِ نبض بڑھی خوں میں روانی آئی
اک قیامت کی خبر لے کے جوانی آئی

(۱۵)

صبر و ایثار کی توقیر بڑھا دیتے ہیں ہر نفس ایک نیا درسِ وفا دیتے ہیں
خوابِ غفلت سے زمانے کو جگا دیتے ہیں دیکھ کر بھائی کو شبیرؑ دعا دیتے ہیں

منزلِ صبر میں توانائیِ شبیرؑ ہو جائے
سرِ میدانِ وغا حیدرؑ صفدرؑ ہو جائے

(۱۶)

کیا اثر لائی ہے اللہ دعائے شبیرؑ بچ گئی حق کی نگاہوں میں ادائے شبیرؑ
دل میں عباسؑ کے پہنچی جو ولائے شبیرؑ بہرِ تقدیم نکل آئی رضائے شبیرؑ

اپنے بھائی کے لئے یارِ وفادار ہوئے
اور پھر فوجِ حسینی کے علمدار ہوئے

www.emarsiya.com

(۱۷)

الغرض زیست میں عباسؑ کی آیا وہ مقام
ہر قدم پر انہیں لینا پڑا احساس سے کام
سخت مشکل نظر آتا تھا مدینے میں قیام
تھے کمیں گاہوں میں روپوش حکومت کے غلام
منحرف آلِ محمدؐ سے مسلمان ہوئے
خانہ ویرانیٔ اسلام کے سامان ہوئے

(۱۸)

تھا مدینے میں سکوں اور نہ مکّہ میں اماں
عیش و عشرت کی فضاؤں میں عرب تھے غلطاں
کوئی تیار نہ تھا سننے کو آوازِ اذاں
دینِ اسلام نظر آتا تھا جسمِ بے جاں
دم گھٹا جاتا تھا اسلام کی رسوائی پر
اور آمادہ تھے شبیرؑ مسیحائی پر

(۱۹)

نگہِ وقت نے اک اور یہ منظر دیکھا
جس سے رونق تھی مدینے کی مدینے سے چلا
چین کعبے میں بھی پایا نہیں کعبہ چھوڑا
دشتِ غربت میں محمدؐ کا نواسہ آیا
علقمہ جھوم اٹھی دیکھ کے رفتارِ حسینؑ
سج گیا دیکھتے ہی دیکھتے دربارِ حسینؑ

(۲۰)

حق و باطل میں یہ صف آرائی کی منزل آئی
لشکرِ شہؑ کے علمدار نے لی انگڑائی
علقمہ قدموں تک آنے کے لئے لہرائی
اپنی دوری پہ بہت نہرِ لعیں شرمائی
اک ستم اور بھی ڈھایا تھا ستمگاروں نے
بند پانی کیا تھا شاہؑ پہ غداروں نے

www.emarsiya.com

(٢١)

آ گئے تشنہؑ کے مقابل میں گنہگارِ حیات — جن کی ہر سانس میں پوشیدہ تھے مذموم صفات
علم بھی جن کو نہ تھا کہتے ہیں کس کو حسنات — انہیں بے دینوں کے قبضہ میں گئی نہرِ فرات
لبِ ساحل نظر آتا تھا غنیمِ ازلی
اور ساحل سے بہت دور کریمِ ازلی

(٢٢)

شبِ عاشور نے دامن جو سمیٹا اپنا — چاند نے جھپکیاں لیں تاروں نے منہ پیٹ لیا
مشرقِ پُرنور ہوا وقت نے پہلو بدلا — منہ کو دامن میں چھپائے ہوئے تھا ہوا کا جھونکا
روزِ عاشور لئے حشر نمودار ہوا
کفر اسلام سے بیعت کا طلبگار ہوا

(٢٣)

آبِ آتش سے کیا غسل تو سورج نکلا — جسم پر اپنے لپیٹے ہوئے شعلوں کی ردا
الاماں کہتے ہوئے چلتی تھی عشرہ کی ہوا — روشنی پر بھی تھا آنکھوں میں اندھیرا چھایا
آگ کے سانچے میں سب دشت و جبل ڈھلتے تھے
کبک کیا چیز ہے شاہیں کے پر جلتے تھے

(٢٤)

تشنہ کاموں پہ گرانبار تھا اک اک لمحہ — جیسے سورج تھا سوا نیزہ پہ آکر ٹھہرا
ایسی گرمی تھی کہ سایہ بھی تڑپ جاتا تھا — دھوپ کی تھی وہ تمازت کہ عیاذاً باللہ
سطح پہ نہر کے آتے ہوئے تھراتی تھیں
مچھلیاں گرمی سے منہ کھول کے رہ جاتی تھیں

www.emarsiya.com

(۲۵)

العطش کی تھی صدا خیمۂ سرورؑ میں بپا — نالہ و آہ سے پھٹتا تھا زمیں کا سینہ

تشنہ کاموں سے تھا بس چار قدم پر دریا — حال یہ دیکھ کے عباسؑ دلاور نے کہا

دم گھٹا جاتا ہے راحت مجھے دیجے مولا

جنگ کرنے کی اجازت مجھے دیجے مولا

(۲۶)

اذن عباسؑ کو دیتے بھی تو کیسے سرورؑ — جانتے تھے شہِؑ والا کہ یہ حیدرؑ کا پسر

اک اشارے میں الٹ دیگا یہ باطل لشکر — حاکمِ شام کو ہو جائے گا جینا دوبھر

وار بھرپور جو عباسؑ کا چل جائے گا

وقت پھر میری شہادت کا نکل جائے گا

(۲۷)

شاہِ دیں نے یہ کہا آنکھوں میں آنسو بھر کر — جاؤ عباسؑ نگہبان تمہارے حیدرؑ

دیکھ لو پہلے سکینہؑ کو ذرا ایک نظر — پیاس کے مارے بھتیجی کا ہے دم ہونٹوں پر

جاؤ بچی کے لئے نہر سے لاؤ پانی

کچھ سکینہؑ کو کچھ اصغرؑ کو پلاؤ پانی

(۲۸)

ساتھ مشکیزے کے میدان میں علمدار آئے — الفتِ حضرتِ شبیرؑ میں سرشار آئے

جانبِ نہر چلاتے ہوئے تلوار آئے — شور اعدا میں ہوا حیدرِ کرار آئے

کور چشموں نے بھی سب جاہ و حشم دیکھ لیا

دور سے دینِ محمدؐ کا علم دیکھ لیا

www.emarsiya.com

(٢٩)

اک نظر ڈال کے عباسؑ نے فوجوں سے کہا
کن اصولوں سے کیا نہر پہ تم نے قبضہ
تین دن سے ہے محمدؐ کا گھرانہ پیاسا
کچھ خبر بھی ہے تمہیں تم نے ستم کیسا کیا

راہِ باطل میں کہیں کھو گئی سب کی غیرت
خاک میں تم نے ملا دی وہ عرب کی غیرت

(٣٠)

کس سے لڑنے کا ارادہ ہے تمہیں کچھ ہے خبر
کیا یہاں آئے ہو مرنے کی تمنا لے کر
لاکھوں افراد سہی گھیرے ہوئے نہر مگر
راستہ روک سکے گا یہ تمہارا لشکر

حشر سے قبل ہی اک حشر اٹھا ڈالوں گا
خرمنِ ظلم کو دم بھر میں جلا ڈالوں گا

(٣١)

کس کا فرزند ہوں تم سب کو بتا دوں گا ابھی
دشت کیا نہر میں بھی آگ لگا دوں گا ابھی
دیکھتے دیکھتے طوفان اٹھا دوں گا ابھی
شام والو تمہیں تا حشر سُلا دوں گا ابھی

سارے جرأت کے دھنی مجھ کو جری کہتے ہیں
جان لو تم مجھے عباسِ علیؑ کہتے ہیں

(٣٢)

یہ حقیقت ہے کہ حالات سے مجبور ہیں ہم
رشتہ داروں سے، مدینے سے بہت دور ہیں ہم
وقت کی بات ہے بے دینوں میں محصور ہیں ہم
کون پانی کیلئے کہتا ہے مجبور ہیں ہم

بہت آسان ہے کوثر سے منگا لیں پانی
ہم اگر چاہیں تو پتھر سے نکالیں پانی

www.emarsiya.com

(۲۳)

اپنے انجام کو خود آگ لگانے والو — نور سے اپنی ہستی کو بچانے والو
اپنے افکار کو باطل سے ملانے والو — اپنے اجداد کے افسانے سنانے والو
زیست کس طرح سے ہوجاتی ہے دو بھر دیکھو
آؤ عباسؑ کی تلوار کے جوہر دیکھو

(۲۴)

حق شناسی کی سعادت تمہیں اب تک نہ ملی — نورِ اسلام کی دولت تمہیں اب تک نہ ملی
حق ہے یہ راہِ حقیقت تمہیں اب تک نہ ملی — اہلِ قربیٰ کی مودت تمہیں اب تک نہ ملی
ظلمتِ شام سے نکلو تو ضیا پا جاؤ
ہے ابھی وقت سویرے کی طرف آجاؤ

(۲۵)

کہا عباسؑ سے اعدا نے یہ کھا کھا کے قسم — آپ کے بھائی حقیقت میں ہیں آئے نا امام
شوق سے جائیں مدینے کی طرف اہلِ حرم — صرف شبیرؑ یہ کہدیں تو چلے جائینگے ہم
حاکمِ شام بھی دنیا میں ہے اک فردِ فرید
آپ اعلان یہ کردیں کہ خلیفہ ہے یزید

(۲۶)

بس یہ سننا تھا کہ عباسؑ نے لی انگڑائی — اور للکارا کہ کیا موت تمہاری آئی
شیر کو غیظ جو آیا تو فضا تھرائی — خوف طاری ہوا اور فوجِ عدو گھبرائی
سورما خوف سے عباسؑ کے تھراتے تھے
ہر طرف موت کے آثار نظر آتے تھے

www.emarsiya.com

(۳۷)

ابنِ حیدر کے لعینوں نے جو دیکھے تیور — خوف و دہشت سے اٹھا فوج میں شورِ محشر
منھ چھپائے ہوئے سب بھاگے اِدھر اور اُدھر — کوئی شانوں کو بچاتا تھا کوئی اپنا سر
اس طرح شان سے عباسؑ کی تلوار چلی
موت ہمراہ بصد تیزیٔ رفتار چلی

(۳۸)

رقص کرتا ہوا شعلہ ہے کہ تلوار ہے یہ — ملک الموت کا حربہ ہے کہ تلوار ہے یہ
اک قیامت کا نظارہ ہے کہ تلوار ہے یہ — دستِ قدرت کا اشارہ ہے کہ تلوار ہے یہ
دستِ غازی میں یہ جس وقت مچل جاتی ہے
کفر اور شرک کی بنیاد دہل جاتی ہے

(۳۹)

حشر انگیز ادائیں ہیں قیامت کا چلن — مرنے والا بھی یہ سمجھا کہ کٹی کب گردن
دھڑ اِدھر ہو گئے گرجاتا تھا ایک یک تن — قلبِ اعدا کو بنا لیتی تھی اپنا مسکن
اس کی شوخی کا بھلا کون کرے اندازہ
بند کرتی ہی گئی زیست کا ہر دروازہ

(۴۰)

اپنی رفتار میں سو طرح سے بل کھاتی ہے — برق کی طرح یہ پہلو سے نکل جاتی ہے
روم والوں کو سقر میں کبھی پہنچاتی ہے — شام والوں کے سروں پر کبھی لہراتی ہے
کس میں ہمت ہے کہ غازی کو ذرا ٹوک سکے
کون گرتی ہوئی بجلی کو بھلا روک سکے

www.emarsiya.com

(۴۱)

اپنے رہوار کو عباسؑ نے روکا اُس دم
غور سے دیکھنے اُٹھتے ہوئے اعدا کے قدم
خاک اور خون میں غلطاں تھے تمام اہلِ ستم
پھر کہا بزدلو کیا ہے یہی وقت کا بھرم
کیسے ماحول میں تقدیر تمہیں لائی ہے
شام سے قبل ہی کیا بات ہے نیند آئی ہے

(۴۲)

یونہی میداں میں جو بھاگے تو بہت ہوگا ملال
بھول جاؤ گے کسے کہتے ہیں جنگ اور جدال
تم نے دیکھا ہی کہاں ہے مرے آقا کا جلال
خواب کی بات ہے شبیرؑ سے لڑنے کا خیال
ساتویں ماہِ محرم سے ہیں پیاسے شبیرؑ
ہیں مگر احمدِ مرسلؐ کے نواسے شبیرؑ

(۴۳)

بھول ہی جاؤ گے تم اپنے قبیلے کا بھرم
کیوں بڑھاتے ہو تباہی کی طرف اپنے قدم
یہ سمجھنا ہے غلط پیاس سے مجبور ہیں ہم
تم ہی بن جاؤ گے سر تا بقدم دیدۂ نم
تم کو اک معجزہ دکھلائے گی یہ نہرِ فرات
میرے قدموں سے لپٹ جائے گی یہ نہرِ فرات

(۴۴)

کہہ کے یہ نہر کی جانب چلا حیدرؑ کا پسر
دم بخود ہو کے لرزنے لگے سب باغیٔ شر
لبِ ساحل نظر آتا تھا عجب یہ منظر
موجیں قدموں سے لپٹنے کیلئے تھیں مضطر
علقمہ کہتی تھی کچھ دیر کی رخصت دیدیں
فوجِ اعدا کو ڈبونے کی اجازت دیدیں

www.emarsiya.com

(۴۵)

نہر پہ کود پڑے گھوڑے سے عباسِ جری — حُسن اور نُور کے عالم میں فضا ڈوب گئی
جلوہ افروز تھی ہر موج میں آئینہ رخی — سرمدی نغموں سے ساحل کی زمیں گونج اٹھی
جب لبِ نہر علمدارِ امام آیا ہے
دُور سے موجۂ کوثر کا سلام آیا ہے

(۴۶)

جیسے ہی غازی نے مشکیزہ علم سے کھولا — فاتحِ نہر لقب اس کو زمانے نے دیا
فوجِ اعدا میں ہوئی خوف سے ہلچل پیدا — عمرِ سعد نے ایک ایک سے چلّا کے کہا
جانے پائیں نہ کہیں دیکھنا بچ کر عباسؑ
پانی پی لیں گے تو بن جائیں گے حیدر عباسؑ

(۴۷)

نہر پر کر لیا عباسؑ نے بڑھ کر قبضہ — ذرّہ ذرّہ نظر آنے لگا دریا دریا
تشنہ کاموں کی مقدّر کا ستارہ چمکا — جھومتی آئی وہ میخانۂ کوثر سے گھٹا
حُسنِ تقدیر سے رندوں کی بن آئی ساقی
اب ہے عباسؑ کے قبضہ میں ترائی ساقی

(۴۸)

اپنے میکش پہ کرم کی ہو نظر اے ساقی — جھوم مستانہ اٹھوں تو پہنچوں ترے در اے ساقی
جام تارے ہوں صراحی ہو قمر اے ساقی — ہوش باقی نہ رہے تا بہ سحر اے ساقی
مرثیہ اہلِ مودّت کو سنانا ہے مجھے
عالمِ نشہ میں منبر پہ بھی جانا ہے مجھے

www.emarsiya.com

(۴۹)

تشنگی صدیوں سے جاری ہے بجھا دے ساقی
آج جی بھر کے مئے عشق پلا دے ساقی
میری نظروں سے حجابات اٹھا دے ساقی
موجِ کوثر میں مرا ہوش بہا دے ساقی

زندگی بھر نہ قضا ہوں گی نمازیں ساقی
نشۂ مے میں ادا ہوں گی نمازیں ساقی

(۵۰)

میکشی میں مری آدابِ عبادت ہیں نہاں
میکشی سے مری احساسِ مودّت ہے عیاں
میکشی میری کہاں زعمِ خرد مند کہاں
میکشی ہی کے سبب سے ہی طبیعت ہے جواں

دیکھ کس شان سے کس حسن سے جیتا ہوں میں
سائے میں پرچمِ عباسؑ کے پیتا ہوں میں

(۵۱)

میری نظروں میں ہے اب ساقیٔ کوثر کا پسر
یا علیؑ کہہ کے اٹھا مشکِ سکینہؑ بھر کر
سوئے خیمہ وہ چلا لے کے دعائے حیدرؑ
اور ادھر پھریرے پہ علم کے تھی سکینہؑ کی نظر

ہاتھ اٹھائے ہوئے کہتی تھی وہ آتے ہیں چچا
مشک پانی سے بھری دیکھا لاتے ہیں چچا

(۵۲)

کبھی کہتی ہے کہ اللہ نے سن لی ہے دعا
کبھی کہتی ہے کہ دریا پہ ہے اپنا قبضہ
کبھی کہتی ہے کہ کس شان سے آتے ہیں چچا
ہمسنوں سے کبھی کہتی ہے نہ گھبراؤ ذرا

پانی آنے ہی کو ہے دوڑ کے کوزے لاؤ
آؤ بچو مرے عباسؑ کے صدقے جاؤ

www.emarsiya.com

۵۳

خیمۂ شاہ میں امیدوں کا دریا تھا چڑھا اور کمر تھامے ہوئے دیکھ رہے تھے مولا
تھے اُدھر رن میں علمدار جو مصروفِ وغا دل کے دل آگئے فوجوں کے کہ روکیں رستہ
قوتِ ظلم کو خاطر میں نہ لائے عباسؑ
مشک کو سینے سے اپنے تھے لگائے عباسؑ

۵۴

راہ و منزل کا نشاں بن گیا نقشِ قدم سوئے خیمہ چلا اس شان سے لڑتا ضیغم
تیغ اک ہاتھ میں اک ہاتھ میں دیں کا پرچم رعب سے لرزہ براندام عرب اور عجم
فوج سے کہتے ہیں میں تم سے ابھی سمجھوں گا
پانی خیمے میں پہنچ جائے تو پھر دیکھوں گا

۵۵

منتشر تھے جو اکٹھے ہوئے سب پانی پر آئینہ بن کے چمکتے تھے سنانِ تیغ و تبر
اور اک بار ہوئی رن کی زمیں خون سے تر عمرِ سعد نے فوجوں سے کہا گھبرا کر
جستجو دیکھنا سب اپنی اکارت ہوگی
پانی خیمے میں جو پہنچا تو قیامت ہوگی

۵۶

سُن کے یہ گھیر لیا شیر کو غداروں نے وار پر وار کئے بڑھ کے ستمگاروں نے
کر کے عباسؑ کو بے دست جفاکاروں نے کر دیا قتل جو مظلوم کو خونخواروں نے
آئی زہراؑ کی صدا آنکھوں کا تارا نہ رہا
ہائے شبیرؑ کا اب کوئی سہارا نہ رہا!

www.emarsiya.com

(۵۷)

پہنچے شبیرؑ جو عباسؑ دلاور کے قریں ہاتھ دونوں تھے جدا جسم تھا خوں سے رنگیں
سر پہ پرچم تھا کہیں مشک کہیں تیغ کہیں خشک ہونٹوں پہ لرزتی ہوئی وہ جانِ حزیں
رو کے فرمایا یہ عباسؑ سے اے جانِ حسینؑ
دیکھ لو اُٹھ کے ذرا حالِ پریشانِ حسینؑ

(۵۸)

رکھ لیا شاہؑ نے آغوش میں عباسؑ کا سر پھر دکھانے لگا اعجاز محبت کا اثر
مسکراتا ہوا کہنے لگا حیدرؑ کا پسر اپنے آقا کو نظر بھر کے میں دیکھوں کیونکر
دم لبوں پر ہے مرا اب آ کے رکا ہے مولا
دیکھئے خوں مری آنکھوں میں بھرا ہے مولا

(۵۹)

شاہؑ نے آنکھوں سے سرکائی لہو کی چادر اور عباسؑ نے اک درد سے دیکھا مڑ کر
کہا شبیرؑ نے قربان مری جاں تم پر بھائی کہہ کر مجھے اکبار پکارو دلبر
آرزوؤں کے امیدوں کے سہارے عباسؑ
بھائی کہتے ہوئے دنیا سے سدھارے عباسؑ

(۶۰)

یادِ عباسؑ میں اُٹھتا ہے جو آہوں کا دھواں آج شاعر کی نگاہوں میں ہے تاریک جہاں
دل میں ہے درد ہوا آنکھ سے آنسو ہیں رواں تم سے قاسم نہ ادا ہو گا مصائب کا بیاں
بن کے تصویرِ غم و درد و الم آتا ہے
مرثیہ ختم کرو اٹھو علم آتا ہے

www.emarsiya.com

(۱)

جذبۂ دل کا ہے ممنون ریاضت کا شباب
دلبری میں نظر آتا ہے فنا میں کا شباب
وجہِ الہام ہوا فہم و فراست کا شباب
رُخِ ممدوح کا اک عکس ہے جنت کا شباب
کہاں لفظوں سے نمایاں ہوئی تنویرِ شباب
کب مصوّر سے بنائی گئی تصویرِ شباب

(۲)

ناز و انداز کی محفل میں جب آتا ہے شباب
دھڑکنوں کو دلِ سادہ کی جگاتا ہے شباب
ایک سیلاب سا جذبات میں لاتا ہے شباب
کمتری کا ہر اک احساس مٹاتا ہے شباب
جھنجھنا اٹھتا ہے انسان کا ہر تارِ نفس
اور بڑھ جاتی ہے اس عہد میں رفتارِ نفس